Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۲۱ شوال ۱۳۹۴ھ ۷ نبوت ۱۳۵۳ہش ۷ نومبر ۱۹۷۴ء | نمبر ۲۵۵

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۷ نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۷ نبوت۔ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی گزشتہ شب چکر آنے کی وجہ سے غسلخانہ میں گر گئیں۔ بائیں طرف پسلیوں میں ضرب آنے کے باعث شدید درد ہے۔ رات بھی درد کی وجہ سے بے چینی رہی۔
احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

وہ درد جس سے خدا راضی ہو اُس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے

اگر خدا کی خاطر تلخی اُٹھاؤ گے تو ایک پیارے بچّہ کی طرح تم خدا کی گود میں آجاؤ گے

"انسانی جذبات کو بکلی چھوڑ کر خدا کی رضا کے لئے وہ راہ اختیار کرو جو اس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو۔ دُنیا کی لذّتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جُدا کرتی ہیں اور خدا کیلئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ درد جس سے خُدا راضی ہو اُس لذّت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے اور وہ شکست جس سے خُدا راضی ہو اُس فتح سے بہتر ہے جو موجبِ غضبِ الٰہی ہو۔ اُس محبّت کو چھوڑ دو جو خُدا کے غضب کے قریب کرے۔ اگر تم صاف دِل ہو کر اس کی طرف آجاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ خُدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر، اپنی لذّات چھوڑ کر، اپنی عزّت چھوڑ کر، اپنا مال چھوڑ کر، اپنی جان چھوڑ کر اُس کی راہ میں وہ تلخی نہ اُٹھاؤ جو موت کا نظّارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے لیکن اگر تم تلخی اُٹھا لو گے تو ایک پیارے بچّے کی طرح خُدا کی گود میں آجاؤ گے اور تم اُن راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے لیکن تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں۔

خُدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہئیے۔ وہی پانی جس سے تقویٰ پرورش پاتی ہے تمام باغ کو سیراب کر دیتا ہے۔ تقویٰ ایک ایسی جڑ ہے کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ ہیچ ہے اور اگر وہ باقی رہے تو سب کچھ باقی ہے۔ انسان کو اس فضولی سے کیا فائدہ جو زبان سے خدا طلبی کا دعویٰ کرتا ہے لیکن قدم صدق نہیں رکھتا۔"
(الوصیت صفحہ ۱۰-۱۱)

کوئی احمدی نوجوان تحریکِ جدید میں حصّہ لینے سے محروم نہ رہے

سیّدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:-

"خدام الاحمدیہ کو میں اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ ان کا فرض ہے کہ وہ اِس سال وہ کوشش کریں کہ کوئی نوجوان ایسا نہ رہے جس نے تحریکِ جدید میں حصّہ نہ لیا ہو۔ ہر جگہ کے خدام الاحمدیہ ہر فرد کے پاس جائیں اور تسلّی کر لیں کہ ایک نوجوان بھی ایسا نہیں رہا جس نے تحریکِ جدید میں حصّہ نہیں لیا۔ یہ کام اللہ تعالیٰ کا ہے اور مجھے یقین ہے کہ اس کے لئے وہ خود ہی ہر قسم کے رستے کھولیگا لیکن یہ اس کی عنایت ہے کہ وہ ہمیں اس کام کا موقع دے رہا ہے۔ پس مبارک ہے وہ شخص جسے خدا تعالیٰ نے ایسے زمانہ میں پیدا کیا جبکہ امید لگائے ہوئے بڑے بڑے صلحاء اور اولیاء اور بزرگ سینکڑوں سال سے انتظار کر رہے تھے۔ اور مبارک ہے وہ شخص جس کو خدا تعالیٰ اس زمانہ میں پیدا کر کے اسے حضرت مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شناخت کی بھی توفیق بخشی جس کی انتظار سینکڑوں سال سے دنیا کر رہی تھی۔" (الفضل ۲۲ جنوری ۱۹۵۰ء)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

پہلا مرحلہ اب ختم ہونے میں چار ماہ باقی ہیں

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی ادائیگیوں کا پہلا مرحلہ ۲۸ تبلیغ ۱۳۵۴ھش (مطابق ۲۸ فروری ۱۹۷۵ء) کو ختم ہو رہا ہے۔ اس تاریخ تک کُل وعدہ کا ۱/۸ وصول ہو جانا چاہئیے۔ اندرون و بیرون پاکستان کے احباب نوٹ فرمالیں۔
(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

مورخہ ۷ ماہ نبوت ۱۳۵۳ ہش

فساد و بگاڑ دور ہونے کی آسمانی راہ

یکم نومبر کے الفضل میں ہم نے ملک امجد حسین صاحب ایڈووکیٹ کے ایک مضمون کے بعض اقتباسات شائع کئے تھے۔ انہوں نے اپنے اس مضمون میں جو روزنامہ "نوائے وقت" لاہور کے ۲۷ر اکتوبر ۱۹۷۴ء کے شمارہ میں "اسلام میں معاشرہ کا تصور" کے زیر عنوان شائع ہوا تھا اِس امر پر روشنی ڈالی ہے کہ آج معاشرتی لحاظ سے دنیا میں جو فسادِ عظیم برپا ہے اس کا واحد علاج یہ ہے کہ پوری دنیا میں اسلامی معاشرہ کا قیام عمل میں لایا جائے لیکن مسلمان جن پر یہ معاشرہ قائم کرنے کی ذمہ داری ڈالی گئی ہے خود اس معاشرہ کو اپنے ہاں قائم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں اور اُلٹا غیر اسلامی معاشروں کی نقالی اختیار کرکے تیزی سے تباہی کی طرف بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ مضمون کے آخر میں انہوں نے خبردار کیا ہے کہ اگر مسلمانوں نے اسلام کی لازوال و بے مثال شریعت کو عملاً نافذ نہ کیا اور اسلامی معاشرہ کو نہ اپنایا تو وہ ایسے بھیانک اور خطرناک موڑ پہ پہنچ جائیں گے جہاں اقوام و ملل بربادی و ہلاکت کے عمیق گڑھے میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے معدوم ہو جاتی ہیں۔

اس تمام تر افسوسناک صورتِ حال میں جو اہم اور بنیادی سوال ذہن میں ابھرنا چاہیئے وہ یہ ہے کہ اسلام ایسا مکمل دین رکھنے اور قرآن ایسی کامل اور دائمی شریعت کا حامل ہونے کے باوجود آج مسلمان اس پر عمل پیرا ہونے کی اہلیت سے کیوں محروم ہیں؟ ان میں آزمودہ اور مجرب نسخہ کو جو تیر بہدف علاج پر مشتمل ہے استعمال کرکے جانبر ہونے کی امنگ کیوں پیدا نہیں ہوتی؟ آخر کیا سبب ہے کہ تریاق موجود ہونے کے باوجود وہ اسے تو استعمال نہیں کرتے اور جان بوجھ کر مسلسل زہر پھانکتے چلے جا رہے ہیں؟ اگر غور کیا جائے تو یہ صورتِ حال پیدا ہی اس لئے ہوئی ہے کہ مسلمان زبانی دعوائے ایمان کے باوجود حقیقی ایمان سے عاری ہو چکے ہیں۔ ان کا اپنا عمل اور ان کی اپنی حالت خود اِس حقیقت کی آئینہ دار ہے کہ زبانوں پر اسلام اور ایمان کا تذکرہ تو بہت ہے لیکن دل ایمان سے خالی ہیں اور ان کی حالت اُن اعراب کے مشابہ ہو چکی ہے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:-

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ (الحجرات آیت ۱۵)

ترجمہ:- اعراب (غیر متمدن عرب) کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے۔ تو ان سے کہہ دے کہ تم حقیقۃً ایمان نہیں لائے لیکن تم یہ کہا کرو کہ ہم نے ظاہری طور پہ فرمانبرداری اختیار کر لی ہے کیونکہ (اے اعراب) ابھی ایمان تمہارے دِلوں میں حقیقۃً داخل نہیں ہوا۔

اسی آیت کے اگلے حصّہ میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کے دل میں داخل ہونے کی علامت یہ بیان فرمائی ہے کہ جن لوگوں کے دِلوں میں ایمان داخل ہو جاتا ہے وہ اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کئے بغیر نہیں رہتے۔ ان کے لئے یہ ممکن ہی نہیں رہتا کہ وہ خدا اور رسولؐ کے فرمودات پر عمل پیرا نہ ہوں اور اپنی زندگیوں کو اسلام کے سانچے میں نہ ڈھالیں۔ اب چونکہ مسلمانوں کے اپنے اقرار کے موجب وہ سرے سے اسلام پر عمل پیرا نہیں ہیں، بلکہ اپنے غیر اسلامی افعال اور غیر اسلامی بود و باش کی وجہ سے تباہی کے گھاٹ جا رہے ہیں تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ اقرار باللسان کے باوجود دل حقیقی ایمان سے خالی ہیں اور یہ وہی زمانہ ہے جس کی خبر دیتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:-

يُوْشِكُ اَنْ يَّاْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقٰى مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُهٗ وَلَا يَبْقٰى مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُهٗ (کنز العمال صفحہ ۴۳)

عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ نام کے سوا اسلام کا کچھ باقی نہیں رہے گا اور الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ باقی نہیں رہے گا یعنی عمل ختم ہو جائے گا۔

اِس حدیث سے ظاہر ہے کہ یہ حالت پیدا ہی اس لئے ہوگی کہ اُس وقت حقیقی ایمان مفقود ہو جائے گا کیونکہ یہ تو ہو ہی نہیں سکتا کہ دِل میں حقیقی ایمان ہو اور پھر بھی انسان اسلام پر عمل پیرا نہ ہو۔ یہ واضح ہو جانے کے بعد کہ حقیقی ایمان ناپید ہو چکا ہے سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حقیقی ایمان دوبارہ حاصل کیسے ہوگا؟ کیا محض زبان سے اقرار کرنے والے اپنی کوشش کے ذریعہ حقیقی ایمان سے از سرِ نو مالا مال ہو کر از خود قرآن پر عمل کرنا شروع کر دیں گے؟ اگر از خود ان کا اصلاح پذیر ہونا ممکن ہوتا تو وہ بگڑتے ہی کیوں! اِس سوال کا جواب بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود دیا ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے آپؐ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا:-

لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهٗ رَجُلٌ اَوْ رِجَالٌ مِّنْ هٰٓؤُلَآءِ (بخاری و مسلم)

یعنی اگر ایمان ثریا پر بھی پہنچ جائے گا یعنی زمین سے اُٹھ جائے گا تو ان لوگوں (ابنائے فارس) میں سے ایک مردِ خدا یا کچھ مردانِ خدا اس کو زمین پر واپس لے آئیں گے (اور اسے نام کے مسلمانوں کے دِلوں میں داخل کر دیں گے)۔

صاف عیاں ہے کہ جب اقرار باللسان کے باوجود دِل ایمان سے خالی ہو جائیں گے اور مسلمان سراسر عمل و کردار کے غیر اسلامی سانچوں میں ڈھل جائیں گے تو ان کے لئے از خود ایمان سے دوبارہ مزین ہونا اور اپنی ہستی پر پورا پورا انقلاب وارد کرنا ممکن نہ ہوگا بلکہ خدا تعالیٰ ابنائے فارس میں سے ایک شخص یا بعض اشخاص کو اس کام پر مامور کرے گا اور وہ یہ کارنامہ سرانجام دیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس واضح ارشاد کے باوجود اِس زمانہ میں مسلمانوں نے یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ اب کسی مہدی یا مسیح یا مصلح نے آنا ہی نہیں، بننا یا مزید بگڑتے چلے جانا خود ہماری اپنی خواہش اور کوشش پر منحصر ہے، خدا تعالیٰ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمانے، کامل ترین دائمی شریعت نازل فرمانے اور دین کو کامل کرنے کے بعد نعوذ باللہ ہمارے بننے یا بگڑنے سے یکسر لاتعلق ہو گیا ہے، اب جو کچھ کرنا ہے ہم بگڑے ہوؤں نے اپنی ناقص عقل کی بناء پر ہی کرنا ہے۔

اگر دیکھا جائے تو آج یہ نظریہ اور خیال ہی مسلمانوں کے لئے بے عملی کی دلدل میں سے نکلنے میں روک بنا ہوا ہے۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واضح ارشاد کی طرف تو توجہ نہیں دیتے اور نہ خدا کے حضور جھکتے ہیں کہ وہ اِس آڑے وقت میں ان کی دستگیری فرمائے اور اپنے اُس وعدے کو پورا فرمائے جو اُس نے اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ کیا ہے بس کمال حسرت و یاس کے عالم میں یہی کہے جا رہے ہیں کہ اگر ہم نے اپنی اصلاح نہ کی اور قرآنی شریعت کو اپنا دستور العمل نہ بنایا تو ہم تباہ ہو جائیں گے، ہم صفحۂ ہستی سے نابود ہو جائیں گے، ہمارا نام و نشان بھی باقی نہ رہے گا (العیاذ باللہ)۔ حالانکہ اسلام پر حقیقی ایمان جس کے نتیجہ میں عمل کی توفیق ملتی ہے اتنا کہنے یا کہتے چلے جانے سے نہیں بلکہ اُس ذریعہ سے نصیب ہوگا جس کی نشاندہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے سے فرما دی ہو۔ جہاں آپؐ نے ایمان کے زمین سے اُٹھ جانے کی خبر دی ہے وہاں ساتھ ہی ایمان کے زمین پر دوبارہ واپس آنے اور دلوں میں داخل ہونے کے آسمانی طریق کار سے بھی آگاہ فرمایا ہے۔ جب تک مسلمان اِس آسمانی طریق کار سے منہ موڑے رہیں گے اُس وقت تک عمل و کردار کے لحاظ سے اسلام اور ایمان کی طرف واپس لوٹنا ناممکن ہی بنا رہے گا اور فساد و بگاڑ کم نہیں ہوگا بڑھتا ہی چلا جائے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آیۂ کریمہ لَوْ تَقَوَّلَ عَلَیْنَا کا معیارِ صداقت اور بہائیت

(مکرم مولوی عبد الرّشید صاحب ارشد مربّی سلسلہ احمدیہ کوئٹہ)

(۲)

باقی رہا یہ سوال کہ کیا جناب مرزا حسین علی صاحب بہاء اللہ بھی اسی طرح اپنے دعویٰ میں کاذب اور دنیا میں گمراہی اور شرک پھیلانے والے تھے یا وہ اپنے دعویٰ میں صادق تھے؟

سو اس کا جواب یہ ہے کہ اوّل ان کا دعویٰ ہی اس بات کی کافی دلیل ہے کہ وہ اپنے دعویٰ میں جھوٹے تھے کیونکہ ان کا دعویٰ نبوت یا مامور من اللہ ہونے کا نہیں تھا بلکہ وہ مدعیٔ الوہیت تھے۔ چنانچہ ابو الفضل صاحب بہائی ان کی طرف نبوت کا دعویٰ منسوب کرنے والوں کی تردید کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"شیخ کا یہ خیال کہ باب اور بہاء نے دعویٔ نبوّت کیا تھا محض وہم و گمان ہے۔ ہر شخص جو بہائیوں سے واقف ہے یا ان کی کتب پر اطلاع رکھتا ہے خوب جانتا ہے کہ نہ الواح مقدسہ میں دعویٔ نبوّت پایا جاتا ہے اور نہ اہلِ بہاء نے کبھی باب یا بہاء اللہ کے لئے نبی کا لفظ استعمال کیا ہے۔"

(کتاب الفرائد صلا۲۷۵)

اس سے ظاہر ہے کہ جناب بہاء اللہ صاحب کا دعویٰ نبوت یا مامور من اللہ ہونے کا نہیں تھا بلکہ جیسا کہ بہائی کتب سے ظاہر ہے جناب بہاء اللہ کا دعویٰ نبوت یا رسالت سے بہت بالا تر مقام کا تھا اور وہ اہلِ بہاء کے نزدیک الوہیت اور مستقل خدائی ظہور کا مقام ہے۔ چنانچہ خود جناب بہاء اللہ صاحب اہلِ بیان کو خطاب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"قل یا ملأ البیان قد اتی مولی العباد فی یوم المیعاد"

(مجموعہ اقدس صلا۹۱)

کہ اے اہلِ بیان تمام بندوں کا خدا مقررہ دن میں آگیا ہے۔"

پھر ایک اور جگہ اپنے آپ کو تمام انبیاء علیہم السلام کا مقصود اور آسمان و زمین کا الٰہ قرار دیتے ہوئے عربی زبان میں لکھتے ہیں جس کا ترجمہ یہ ہے کہ:-

"یہ وہ مبارک دن ہے کہ اگر اس دن کو محمّد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پا لیتے تو وہ ضرور کہتے کہ اے رسولوں کے مقصود یقیناً ہم نے تجھ کو پہچان لیا ہے اور اگر اس کو خلیل (یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ) پا لیتے تو وہ اللہ اپنے ربّ کے حضور عاجزی اختیار کرتے ہوئے اپنا چہرۂ مبارک مٹی پر رکھ دیتے اور کہتے کہ اے زمین و آسمان اور ان کے درمیان کی سب اشیاء کے الٰہ یقیناً میرا دل مطمئن ہو گیا ہے۔"

(الواح مبارکہ صلا۹۴)

ان حوالوں سے ظاہر ہے کہ جناب بہاء اللہ کا دعویٰ نبی یا رسول ہونے کا نہیں تھا بلکہ جیسا کہ ان عبارتوں سے ظاہر ہے ان کا دعویٰ الوہیت اور مستقل خدائی ظہور کے مقام کا دعویٰ ہے اور یہ امر ظاہر ہے کہ آیت موصوفہ بالا میں جو معیارِ صداقت اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے وہ ایک مدعی مامور من اللہ کے لئے ہے نہ کہ مدعیٔ الوہیت کے لئے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ابتدائے آفرینش سے لیکر تا ایں دم مامور من اللہ ہمیشہ انسان ہی ہوتے رہے ہیں اس لئے جب تک کسی جھوٹے مدعی مامور من اللہ کو اللہ تعالیٰ اپنے عذاب میں گرفتار کر کے یہ ثابت نہ کرے کہ یہ اپنے دعویٔ ماموریت میں کاذب تھا اس وقت تک مخلوقِ خدا کے لئے یہ امکان ہوتا ہے کہ وہ غلطی سے اس کے دعوے کو سچا سمجھ کر اس کے پیچھے چل پڑے۔

لیکن اگر کوئی شخص الوہیت کا دعویٰ کرے تو اس کے باطل پر ہونے میں کسی ذی عقل کو ذرہ بھر بھی شک نہیں ہو سکتا اور نہ کوئی صاحبِ فہم و فراست غلطی سے اپنے جیسے ہی ایک محتاج انسان کو خدا سمجھ کر اس کے پیچھے چل سکتا ہے کیونکہ ایسا ایسا انسان اپنے دعویٔ الوہیت میں دو قوی وجوہات کی بناء پر کاذب ہو گیا۔

اوّل اس وجہ سے کہ وہ عین خدا نہیں ہو سکتا کیونکہ اگر اس کو عین خدا مانا جائے تو پھر یہ ماننا پڑے گا کہ خدا تعالیٰ بھی کبھی محتاج اور کمزور ہو سکتا ہے حالانکہ یہ محال ہے۔ پھر اس صورت میں ایک سوال یہ بھی پیدا ہو گا کہ جب جناب بہاء اللہ صاحب اپنی ماں کے پیٹ میں نہایت کمزوری کی حالت میں پڑے ہوئے اپنی پرورش کے لئے اس کے خون کے محتاج تھے، اس وقت اس کائناتِ عالم کو کونسا خدا چلا رہا تھا؟ کیونکہ یہ ایک مسلّمہ امر ہے کہ یہ کائناتِ عالم ایک لمحہ کے لئے بھی بغیر خدا تعالیٰ کے نہیں چل سکتا اور اگر ایک لمحہ کے لئے بھی اس کی نظر اس سے ہٹ جائے اور اس کا سہارا جاتا رہے تو یہ تمام نظامِ عالم درہم برہم ہو کر ختم ہو جائے۔ اسی حقیقت کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے لَا تَأْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ کہ نہ اس کو اونگھ آتی ہے اور نہ نیند یعنی یہ کائناتِ عالم اپنے قیام کے لئے اس قدر اس کے سہارے اور نگرانی کے محتاج ہیں کہ اگر کسی وقت اس کو نیند آجائے یا ایک لمحہ کے لئے اس کو اونگھ ہی آجائے تو تب بھی یہ نظامِ عالم درہم برہم ہو کر تباہ ہو جائے اور کوئی دوسری طاقت اس کو تباہ ہونے سے بچا نہ سکے۔ پس معلوم ہوا کہ کوئی مدعیٔ الوہیت اوّل اس وجہ سے کاذب ہو گا کہ وہ عین خدا نہیں ہو سکتا۔

دوم اس وجہ سے کہ وہ دوسرا خدا نہیں ہو سکتا کیونکہ آیۂ کریمہ لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا کی روشنی میں عقلاً اور منطقی رُو سے یہ مسئلہ طے شدہ ہے کہ اگر اس کائناتِ عالم کے دو خدا ہوتے تو یہ تمام نظام درہم برہم ہو کر ختم ہو چکا ہوتا مگر چونکہ ایسا نہیں ہوا اس لئے معلوم ہوا کہ اس کائناتِ ارضی و سماوی کے دو خدا نہیں ہیں اور نہ ہو سکتے ہیں بلکہ اس کائناتِ عالم کی ہر شئ کا نہایت درجہ محکم اور اعلیٰ نظام کا پابند ہونا اور اپنے اپنے فرائض کو کما حقہٗ ادا کرنا اس بات کی قوی دلیل ہے کہ اس تمام کائناتِ ارضی و سماوی کا صرف ایک ہی حیّ و قیّوم خدا ہے جس کے سہارے سے یہ تمام نظامِ عالم چل رہا ہے۔

پس حقیقت یہ ہے کہ الوہیت کا دعویٰ بجائے خود مدعی کے کاذب ہونے کی ایک زبردست دلیل ہے کیونکہ ایک ایسی عاجز اور کمزور ہستی کو جس نے تمام دیگر جانداروں کی طرح اپنی ماں کے پیٹ سے جنم لیا ہو تمام بشری لوازم اور کمزوریاں اس کے شاملِ حال رہی ہوں، مدّت العمر اس نے حکومت کی قید و بند میں گزاری ہو خدا تسلیم کرنا بالکل ہی بعید از عقل اور دُور از فہم بات ہے علاوہ ازیں اگر یہ کہا جائے کہ جناب بہاء اللہ صاحب کا عاجز اور کمزور ہونا ہی ان کی خدائی کی دلیل ہے تو بنا بریں دنیا کے تمام انسانوں بلکہ کیڑے مکوڑوں کو بھی خدا ماننا پڑے گا۔ اس اصول کے تحت جتنا کوئی زیادہ کمزور ہو گا اتنا ہی اس کو بڑا خدا ماننا پڑے گا اور اس طرح خداؤں کی تعداد بے شمار ہو جائے گی اور جب خدا بے شمار ہوں گے تو پھر جناب بہاء اللہ صاحب کی خدائی کی کوئی خصوصیت باقی نہیں رہے گی کہ جس کی وجہ سے ان کو ماننا ضروری قرار دیا جا سکے۔

لیکن اگر ان تمام بہائی مسلّمات کے باوجود کسی کو جناب بہاء اللہ صاحب کا دعویٔ الوہیت تسلیم کرنے میں کچھ کلام ہو یا ان کے نزدیک اس کی کوئی تاویل ہو گو تاویل کی اس میں کوئی گنجائش نہیں ہے تب بھی وہ جناب بہاء اللہ صاحب کو ان کے دعویٰ میں کسی صورت میں بھی سچا ثابت نہیں کر سکتے خواہ وہ ان کے دعویٰ کا تعین کچھ ہی کیوں نہ کر لیں کیونکہ جب یہ بات آیۂ کریمہ لو تقوّل علینا الخ کی روشنی میں پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ جناب علی محمد صاحب باب اپنے دعویٔ مہدویت و رسالت میں کاذب تھے تو پھر یہ بالکل سیدھی سی آسان فہم بات ہے کہ جناب بہاء اللہ صاحب اس لئے مدعیٔ کاذب ثابت ہوں گے کہ وہ جناب علی محمد صاحب باب کے مصدق ہیں اور یہ بات کسی دلیل کی محتاج نہیں کہ مدعیٔ صادق کا مصدق صادق اور مدعیٔ کاذب کا مصدق کاذب ہوا کرتا ہے۔ یہ کبھی نہیں ہوا اور نہ ہو سکتا ہے کہ مدعیٔ کاذب کا مصدق صادق اور مدعیٔ صادق کا

(باقی صلا۵ پر)

عید الفطر کا اسلامی تہوار اور اُس کی حکمتیں

محترم مولانا غلام احمد صاحب فرخ انچارج احمدیہ مشن فجی

ریڈیو فجی سے نشر کیا گیا

برادران! اسلام نے سال میں دو عیدیں مقرر کی ہیں۔ ایک عید الفطر جو آج ہم منا رہے ہیں۔ یہ عید رمضان کا پورا مہینہ روزے رکھنے کے بعد چاند کے مہینہ شوال کی پہلی تاریخ کو منائی جاتی ہے اور دوسری عید الاضحیٰ ہے جو ایک عظیم الشان قربانی کی یاد میں ذوالحجہ کی دسویں تاریخ کو منائی جاتی ہے۔

"عید عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنے ہیں "خوشی کا تہوار جو بار بار لوٹ کر آئے" اسلام ایک پُر حکمت اور سائنٹیفک مذہب ہے۔ اس کا ہر حکم نہایت گہری حکمت پر مبنی ہے۔ عید میں بھی کئی حکمتیں پائی جاتی ہیں خوشی کے تہوار دنیا کی ہر قوم اور ہر ملک میں منائے جاتے ہیں۔ اسلام نے اسی انسانی فطرت کو ملحوظ رکھکر سال میں دو عیدیں مقرر فرمائی ہیں۔

اسلام کا حکم ہے کہ عید کے دن صبح نہا دھو کر نئے یا دُھلے ہوئے صاف ستھرے اور اُجلے کپڑے پہنے جائیں اور خوشبو وغیرہ لگائی جائے۔ اپنی طاقت اور حالات کے مطابق اچھے اور عمدہ قسم کے کھانے کا انتظام کیا جائے اور پھر نماز عید با جماعت کے ادا کرنے کے لئے عید گاہ کی طرف جانا چاہیئے۔ عید کیلئے بہتر ہے کہ شہر سے باہر کھلے میدان میں نماز عید پڑھی جائے اور تمام مرد اور عورتیں اور بچے کھلی فضا میں نماز میں شریک ہوں اگر ایسی صورت میسر نہ ہو تو مسجد میں بھی نماز عید پڑھی جا سکتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا طریق تھا کہ آپ شہر سے باہر کھلے میدان میں عید کی نماز پڑھا کرتے تھے۔ نماز عید کا وقت سورج نکلنے کے تھوڑی دیر بعد سے لے کر زوال تک ہے۔ اس نماز میں اذان اور اقامت نہیں ہوتی۔ نماز عید کی دو رکعتیں ہوتی ہیں۔ خطبہ نماز کے بعد پڑھا جاتا ہے۔ عید گاہ کو جاتے وقت اور واپس لوٹتے وقت راستہ بھر بلند آواز سے یہ تکبیریں پڑھتے رہنا چاہیئے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ
وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

یعنی۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اللہ ہی سب سے بڑا ہے اللہ ہی سب سے بڑا ہے اور ہر قسم کی تعریف کا اللہ ہی مستحق ہے۔

عید کے سلسلہ میں چند باتیں یاد رکھنا ضروری ہیں:

(۱) اول یہ کہ عید الفطر ایک خوشی کا تہوار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزوں کے بعد ہم کو یہ عید منانے کی توفیق دی ہے اگر تو ہم نے ان مبارک دنوں میں پوری شرائط کی پابندی سے روزے بھی رکھے۔ عبادت الٰہی کا حق بھی ادا کیا قرآن کریم کی تلاوت تدبر اور غور سے اور تہجد کی۔ اللہ تعالیٰ کے حق کو بھی ادا کیا۔ اس کے غریب، محتاج اور مسکین بندوں کے ساتھ ہمدردی اور غمخواری بھی کی اور وہ ذمہ داریاں جو رمضان کے مبارک مہینہ میں ہم پر عاید کی گئی تھیں ہم نے ان کو بااحسن طریق پورا کرنے کی کوشش کی۔ تو ہماری عید بہت ہی مبارک ہوگی اور ہم خدا تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کے امیدوار اور اس کے خاص انعاموں کے وارث ہوں گے جن کا وعدہ اس نے اپنے پاک کلام قرآن کریم میں دیا ہے۔ لیکن اگر صورت حال اس کے برعکس ہو نہ روزے رکھنے کی توفیق پائی نہ اللہ تعالیٰ کی عبادت بجالانے کے لئے تعہد کیا نہ خدا تعالیٰ کے کلام قرآن کریم کو محبت۔ شوق اور تدبر سے پڑھا نہ دعاؤں کی طرف توجہ کی نہ اللہ تعالیٰ کے مسکین اور غریب بندوں کی خدمت کرنے کی کوشش کی نہ ان ذمہ داریوں کا کوئی خیال کیا جو رمضان کا بابرکت مہینہ اپنے ساتھ لایا تھا تو اس صورت میں ہم کس منہ سے عید منائیں گے۔ اور ہمارا دل کس طرح راحت اطمینان اور تسلی محسوس کرے گا؟ کیا ہماری یہ عید حقیقی عید کہلا سکے گی؟ غرض عید کی انتظار میں گھڑیاں گذارنے والوں کو اس بات پر ضرور غور کرنا چاہیئے اور اگر پیچھے جو وقت گذر گیا وہ سستی اور غفلت کا شکار ہو گیا تو اب بھی وقت ہے توبہ کا دروازہ بند نہیں ہوا جب تک انسان زندہ ہے اور اس کے ہوش و حواس قائم ہیں۔ اس وقت تک ہمارے رحیم و تواب خدا نے توبہ کا دروازہ کھول رکھا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ پیار اور محبت کرنے والے خدا کی رحمت کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوتا۔ دیر بندے کی طرف سے ہے اس کی طرف سے نہیں ہمارے پیارے رسول محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے پیار کا اظہار اللہ تعالیٰ کے لفظوں میں ہی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب انسان میری طرف ایک بالشت آتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں۔ جب بندہ ایک ہاتھ میری طرف آتا ہے تو میں دو ہاتھ اس کی طرف بڑھتا ہوں اور جب وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں دوڑ کر اس کی طرف جاتا ہوں"

غرض ہمارا پیارا خدا بہت ہی پیار کرنے والا ہے۔ ہمیں اس کی رحمت سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیئے بلکہ ہمت اور کوشش کرکے اس کی طرف قدم بڑھانا چاہیئے۔ تب وہ اپنی رحمت کے سایہ میں لے لے گا۔

(۲) عید کے سلسلہ میں دوسری بات یہ یاد رکھنی چاہیئے کہ عید ایک خوشی کا تہوار ہے مگر ہمیں یہ بات بھولنی نہیں چاہیئے اور ہمیشہ پیش نظر رکھنی چاہیئے کہ خوشی صرف اس چیز کا نام نہیں کہ انسان دولتمند بن جائے، ہر قسم کے سامان مال و ملکیت اور عیش و آرام اسے حاصل ہو جائیں۔ زرق برق لباس اسے میسر ہو اور عمدہ قسم کی دل پسند غذائیں اس کے سامنے حاضر ہوں یہ چیزیں بظاہر اچھی ہیں مگر یہ محض عارضی فائدہ ہے اور یہ خوشی صرف جسم تک محدود ہے۔ روح کی حقیقی خوشی سے اس کو واسطہ نہیں۔ کتنے لوگ ہیں جن کو یہ چیزیں حاصل ہیں مگر دل کی راحت ان کو حاصل نہیں اور نہ چین ہی نصیب ہے۔ دل کے چین اور روح کی راحت و آرام کا ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ ہے اللہ تعالیٰ سے تعلق۔ اس سے پیار اور اس کی خوشنودی!!! جب یہ نہ ہو انسان حقیقی راحت اور حقیقی عید حاصل نہیں کر سکتا۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ

یعنی اس حقیقت کو خوب یاد رکھو کہ اللہ کی یاد ہی سے دل اطمینان پاتے ہیں"۔

دنیا میں جتنے خدا کے برگزیدہ بندے نبی، رسول اور اولیاء گذرے ہیں ان کی زندگی کے واقعات پر نظر ڈالنے سے یہی حقیقت واضح ہوتی ہے ان کو خدا کے رستے میں متواتر اور مسلسل قربانیاں کرنی پڑیں۔ ہر قسم کی مصیبتیں ان پر آئیں مگر باوجود اس کے دلی راحت اور سکینت قلب والی حقیقی عید ان کو ہر وقت حاصل تھی اور کوئی مصیبت اور تکلیف بھی ان کی خوشی اور اطمینان کو چھین نہیں سکی۔

ہمارے پیارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر نظر ڈالنے کا نتیجہ چلتا ہے کہ آپ کو کس قدر دلی سکینت اور قلبی اطمینان حاصل تھا۔ آپ سب نبیوں سے بڑھکر خدا کے [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پڑا۔ خدا کی محبت میں اس کی توحید پھیلانے کیلئے آپ نے اپنی جان کی بازی لگا دی حق کے دشمنوں نے آپ کا بائیکاٹ کیا۔ آپ کو گھر سے نکالا گیا۔ آپ کو زخمی کیا گیا۔ آپ لہولہان کر دیئے گئے۔ آپ کو قتل کرنے کے منصوبے بنائے گئے۔ غرض رات اور دن۔ صبح اور شام آپ کے سامنے خطر ہی خطرات تھے مگر خدا تعالیٰ کی محبت اور عشق جو آپ کے دل میں موجزن تھا اس کی وجہ سے ایک ذرہ برابر بھی آپ کو ان چیزوں کا غم نہیں تھا۔ بلکہ دل خوشیوں سے معمور تھا۔ اور آپ ہر دم حقیقی عید سے لطف اندوز تھے۔ خدا کے رستہ میں آپ کو جو زخم بھی لگتا۔ آپ اس پر خوشی کے گیت گاتے تھے۔ ایک دفعہ ایک جہاد کے موقعہ پر آپ کی انگلی کٹ گئی۔ خون بہ رہا تھا۔ تکلیف ہو رہی تھی مگر آپ اس کو سامنے کر کے خوشی سے گیت گا رہے تھے

اِن انتِ الا اصبع دُمیت
وفی سبیل اللہ مالقیت

یعنی اے میری انگلی کیا تو کٹ گئی ہے کیا تیرا خون بہ رہا ہے اور تجھے تکلیف ہو رہی ہے۔ لیکن کیا پرواہ ہے تیرا خون تو اللہ کے رستے میں بہ رہا ہے پھر تکلیف کیسی اور غم کیا! سبحان اللہ! کیا پاک جذبات تھے ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے!!! اللہ تعالیٰ نے آپ کی قربانی اور فدائیت کی شان کا ذکر قرآن کریم کی اس آیت میں فرمایا ہے

قُل اِنَّ صَلوٰتِی وَنُسُکِی وَمَحیَایَ
وَمَمَاتِی لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِینَ

یعنی اے رسول تو اعلان کر کے بتا دے کہ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کیلئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔
آپ اپنی دلی راحت اور خوشی کا اظہار ایک حدیث میں اس طرح فرماتے ہیں:۔

والذی نفسی بیدہ لوددت
ان اُقتل فی سبیل اللہ ثم اُحییٰ
ثم اُقتل ثم اُحییٰ ثم اُقتل
ثم اُحییٰ ثم اُقتل

یعنی "مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میری دلی راحت اور خوشی یہ ہے کہ مجھے اللہ کے راستے میں قتل کر دیا جائے پھر مجھے زندہ کر دیا جائے پھر مجھے قتل کر دیا جائے۔ اور پھر مجھے زندہ کر دیا جائے۔ پھر مجھے قتل کر دیا جائے اور پھر مجھے زندہ کر دیا جائے۔ اور پھر مجھے قتل کر دیا جائے۔"

غرض اللہ تعالیٰ کے رستے میں اپنی جان سو بار قربان کرنے سے آپ کو کوئی خوف نہیں تھا۔ بلکہ دلی راحت اور خوشی تھی۔ اور آپ کا ہر دن عید کا ہی دن تھا۔ اور خدا تعالیٰ کی محبت کی مستی سے آپ کا دل بھرپور تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عاشق کامل اور غلام بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ کے رستہ میں ان تکالیف و مصائب کے نتیجہ میں جو لذت اور لطف حاصل ہوتا تھا۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے آپ اپنے عربی کلام میں فرماتے ہیں

لنا عند المصائب یا حبیبی
رضاکم ذوق وارتیاح

یعنی "اے میرے پیارے اللہ! جب تیرے راستے میں مجھے کوئی مصیبت اور تکلیف پہنچتی ہے تو تیری رضا کا بہت ہی مزا آتا ہے اور خوب لذت آتی ہے۔ اور دل راحت اور خوشی سے بھر جاتا ہے۔"

غرض یہی وہ عید ہے جو اسلام قائم کرنا چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق ہونا چاہئے اسکی فرمانبرداری کیلئے ہم کو ہر دم تیار رہنا چاہئے اور ہر قربانی اس کے رستے میں کرنے کا جذبہ دل میں موجزن ہونا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں حقیقی عید عطا فرمائے۔ اور اپنی رضا کی راہوں پر چلا کر ہمیں کامیابی بخشے۔
آمین۔

بقیہ صفحہ نمبر ۳ سے

مصدق کاذب ہو۔ اگر جناب بہاء اللہ صاحب اپنے دعویٰ میں سچے ہوتے اور فی الواقعہ نبوت کے بلند و بالا کسی مقام پر فائز ہوتے تو وہ کبھی ایسے شخص کی تصدیق نہ کرتے کہ جس کا جھوٹا ہونا قرآن پاک کی اسی مذکورہ بالا آیت کریمہ کی رو سے جسے تمام بہائی بھی معیار صداقت مانتے ہیں روز روشن کی طرح واضح ہو چکا ہے۔

پس تمام اہل بہاء کیلئے یہ بڑا سنجیدگی متانت اور ٹھنڈے دل سے غور کرنے کا مقام ہے کہ جب جناب علی محمد صاحب باب کے متعلق قرآن پاک کی آیت کریمہ و لو تقول علینا کی روشنی میں یہ ثابت ہو گیا ہے کہ وہ اپنے دعویٰ میں جھوٹے تھے تو پھر جو شخص ایک مدعی کاذب کی تصدیق کرتا ہے اور اسے سچا قرار دیتا ہے وہ اپنے دعویٰ میں کس طرح سچا قرار پا سکتا ہے

فافہم وتدبّروا لاتکن
مِن الغافلین ؛

پرانی اور "لاعلاج" امراض
۲۲ کی کیورز (CURES) کے نتائج ۲۲

مکرم جناب چوہدری عزیز الدین احمد صاحب بی۔ ایس۔ سی زراعت چوک نواں شہر ملتان نے لکھا: "خاکسار نے ایک مریضہ کو جنہیں قریباً پندرہ سال سے نہایت تکلیف دہ خونی بواسیر تھی پائلز کیور (PILESCURE) استعمال کرائی۔ جس سے غیر معمولی فائدہ ہوا۔
بیماری کا نام لکھ کر متعلقہ کیور ولٹریچر مفت طلب کریں۔ فی کیور ۱۰/-
کیور ٹیو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) لاہور کراچی
ڈاکٹر احمد یہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ فون ۴۰۶/۴۰۷

قائدین مجالس توجہ فرمائیں

مالی سال ۳۱ اکتوبر کو ختم ہو گیا ہے۔ اس لئے قائدین مجالس جمع شدہ چندہ کی رقوم بذریعہ چیک۔ ڈرافٹ یا منی آرڈر فوری طور پر مرکز بھجوائیں۔ اپنے پاس جمع نہ رکھیں۔

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

دعائے مغفرت

محترم رشید احمد صاحب بٹ زعیم انصار اللہ کنڈیارو ضلع نواب شاہ سندھ جنہیں ۲۶ مئی کو مذہبی عناد کے باعث چاقو مار کر زخمی کر دیا گیا تھا۔ ۲۹ مئی کو حیدر آباد میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ شہید مرحوم نہایت ملنسار خوش خلق اور ہمدرد انسان تھے۔ اکثر اوقات خدمت خلق کے کاموں میں مصروف رہتے تھے۔ دین کے لئے بڑی غیرت اور حمیت رکھنے والے اور سلسلہ احمدیہ کے ساتھ نہایت اخلاص اور فدائیت کا تعلق رکھتے تھے۔ مرحوم اپنے پیچھے نہایت چھوٹی عمر کے سوگوار بچے اور ضعیف والد چھوڑ گئے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس شہید بھائی کے بچوں اور غمزدہ اہلیہ کا خود کفیل ہو اور سب پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین۔

نصر اللہ خان ناصر مربی سلسلہ احمدیہ نواب شاہ

۲۔ خاکسار کے والد محترم الحاج مرزا عمر دین صاحب نارووال ضلع سیالکوٹ بقضائے الٰہی ۳۱ اخاء ۱۳۵۳ ہش وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور ہم پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

مرزا محمود احمد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ

درخواست دعا

میرا لڑکا ہارون احمد عرصہ پونے دو سال سے بیمار ہے۔ اب بہت کمزور ہو گیا ہے باوجود علاج کے افاقہ نہیں ہو رہا۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

ڈاکٹر رشید احمد اختر حمیدیہ دواخانہ لائل پور

اعلان ولادت

اللہ تعالیٰ نے یکم نومبر عزیزم لطیف الرحمان صاحب طارق سنوری ابن مکرم حکیم حفیظ الرحمن سنوری آنریری کارکن دفتر وقف عارضی کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود الحاج حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری رضی اللہ عنہ کا پڑپوتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچہ کا نام افتخار الرحمان تجویز کیا ہے احباب سے بچے کے خادم دین صاحب اقبال اور صاحب عمر ہونے کی دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار
ابو العطاء جالندھری ربوہ

گمشدہ جرسی

ایک عدد سفید جرسی رحمت بازار سے فیکٹری ایریا تک آتے ہوئے گم ہو گئی ہے جس صاحب کو ملے عنایت فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ (نذیر احمد معرفت دفتر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آئینۂ ایّام:-

آج کی بعض خبروں کا خلاصہ

• کوئلہ کی کان میں بیس افراد ہلاک

کوئٹہ ۵ر نومبر۔ سنجدائی میں کوئلے کی کان میں گزشتہ دنوں سانس گھٹنے سے ۲۹ کان کن ہلاک ہو گئے۔ یہاں موصول ہونیوالی اطلاعات کے مطابق ان مزدوروں کو بیہوشی کی حالت میں ان کے ساتھیوں نے کان سے باہر نکال لیا تھا لیکن وہ جانبر نہ ہو سکے۔ مائنز انسپکٹر نے واقعہ کی تحقیقات کا حکم دے دیا ہے۔ یہ افسوسناک حادثہ سنجدائی کی لیز نمبر ۸ میں پیش آیا۔ (روزنامہ "نوائے وقت" لاہور ۶ر نومبر ۷۴ء صا)

• مزید گیارہ شراب نوش چل بسے

کراچی ۵ر نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ زہریلی شراب پینے سے مزید گیارہ افراد ہلاک ہو گئے ہیں جبکہ سول ہسپتال میں ابھی ۱۳ افراد کی حالت نازک ہے۔ ہلاک ہونے والوں کی زیادہ تعداد اورنگی ٹاؤن میں رہنے والوں کی ہے جن کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے اورنگی ٹاؤن میں شمشاد نامی شخص کے اڈے سے شراب پی تھی۔ دریں اثناء پولیس نے منشیات فروشی کے الزام میں اس واقعہ کے ذمہ دار حاجی ملوک سمیت بیس افراد کو گرفتار کر لیا ہے۔ ایک سرکاری اطلاع کے مطابق کراچی کے سیشن جج مسٹر پی۔ جی۔ این۔ قاضی کو اس سانحہ کی تحقیقات کے لئے قائم کئے گئے ٹریبونل کا جج مقرر کیا ہے۔ اس ٹریبونل کا قیام مغربی پاکستان تحقیقاتی ٹریبونل ایکٹ کے تحت کیا گیا ہے۔

(روزنامہ "مساوات" لاہور ۶ر نومبر ۷۴ء صلا)

• ایک خاتون اور دو بچے جل کر ہلاک

شجاع آباد ۵ر نومبر۔ تحصیل شجاع آباد کے ایک معروف قصبے بہادر پور میں تین کچے مکان جل کر راکھ ہو گئے جس کے نتیجہ میں ایک عمر رسیدہ خاتون اور دو کمسن بچے ہلاک ہو گئے۔ ایک اطلاع کے مطابق آگ اس وقت بھڑک اٹھی جب کچے مکانوں کے قریب واقع ایک تندور کو عورتیں گرم کر رہی تھیں۔ تندور میں یکدم آگ بھڑک اٹھی اور اس کے شعلے ملحقہ مکانوں کے چھپروں کو جا لگے اور آناً فاناً تینوں مکان اور ان کا سامان جل کر راکھ ہو گیا۔ بستی کے لوگوں نے آگ پر قابو پانے کی بہت کوشش کی لیکن ناکام رہے۔ جب جلا ہوا ملبہ اٹھایا گیا تو اس کے نیچے سے ایک پچپن سالہ عورت اور [illegible]

ہوئی لاشیں ملیں۔

(مساوات لاہور ۶ر نومبر ۷۴ء صلا)

• نوجوان بس کے نیچے آ کر ہلاک

دیپالپور ۵ر نومبر۔ یہاں سے چار میل دور ایک سولہ سالہ خوبرو نوجوان بس سے ٹکرا کر جاں بحق ہو گیا۔ واقعات کے مطابق حاکم علی کئی دنوں سے گھر سے غائب تھا۔

(مساوات ۶ر نومبر ۷۴ء صلا)

• مسلح پارٹیوں میں تصادم متعدد زخمی

فیروزہ ۵ر نومبر۔ علاقہ موضع دھارے اوٹ میں دو پارٹیوں میں زبردست تصادم ہو گیا۔ فریقین نے ایک دوسرے پر پستولوں سے فائرنگ کی نیز لاٹھیوں اور کلہاڑیوں کا آزادانہ استعمال بھی کیا جس سے متعدد افراد زخمی ہو گئے۔ پولیس نے مقدمہ درج کر کے دونوں پارٹیوں کے متعدد افراد کو گرفتار کر لیا ہے۔ تصادم اس بات پر ہوا کہ ایک فریق کے مویشی دوسرے فریق کی فصل میں گھس کر اسے برباد کر رہے تھے۔

(مساوات ۶ر نومبر ۷۴ء صہ)

• کپاس سے بھرا ہوا ٹرک جل گیا

مظفر گڑھ ۵ر نومبر۔ یہاں سے چالیس میل دور علی پور روڈ پر روئی سے لدا ہوا ایک ٹرک ایم۔ این ۲۰۲ آگ لگ جانے سے جل کر تباہ ہو گیا۔ بتایا جاتا ہے یہ ٹرک ٹیکسٹائل ملز علی پور سے کپاس لاد کر لا رہا تھا کہ راستے میں کسی شخص نے جلتا ہوا سگرٹ اس میں پھینک دیا جس سے سارا ٹرک آگ کے شعلوں کی لپیٹ میں آ گیا۔ نقصان کا اندازہ دو لاکھ روپے لگایا گیا ہے۔ (مساوات ۶ر نومبر ۷۴ء صلا)

• ٹیوب ویل آپریٹر رشوت لیتے ہوئے گرفتار

مظفر گڑھ ۵ر نومبر۔ علی پور کے موضع علی والا میں ٹیوب ویلوں کے ذریعہ لوگوں کو پانی سپلائی کیا جاتا ہے۔ ایک ٹیوب ویل آپریٹر نے ٹیوب ویل بند کر کے پانی کی سپلائی بحال کرنے کے لئے ڈیڑھ سو روپے رشوت طلب کی۔ لوگوں نے سپیشل پولیس کو مطلع کر کے جب اسے رشوت کی رقم ادا کی تو وہ رنگے ہاتھوں پکڑا گیا۔ پولیس نے اسے گرفتار کر کے رشوت کی رقم اس کی جیب سے برآمد کر لی۔

(مساوات ۶ر نومبر ۷۴ء صلا)

• بھوک سے ایک لاکھ افراد ہلاک

لندن ۵ر نومبر۔ مغربی ملکوں کے صحافیوں کی ایک جماعت نے بنگلہ دیش کا دورہ کرنے [illegible]

کیا ہے کہ بنگلہ دیش میں بھوک سے ایک لاکھ سے زائد افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔

جہاں تک ممکن ہو بیرونی جماعتوں کے احباب بڑی عید پر ربوہ میں قربانیاں کروائیں

اہلِ ربوہ قربانی کا زیادہ سے زیادہ گوشت جلسہ سالانہ کے انتظام کو دیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۲ر نومبر ۱۹۷۴ء میں احباب جماعت کو تحریک فرمائی ہے کہ اس سال عید الاضحی جو بڑی عید کہلاتی ہے جلسہ سالانہ کے ایام میں آ رہی ہے انشاء اللہ العزیز۔ اس سال عید الاضحی ۲۵ر دسمبر کو ہوگی۔ اس موقع پر جماعت کے دوست ربوہ میں بھی اور بیرون ربوہ قربانیاں دیں گے۔ ایسے احباب جو ربوہ میں قربانی دینا چاہتے ہیں انہیں چاہیئے کہ وہ ایک نظام کے ماتحت قربانیوں کو تین دنوں پر تقسیم کر لیں اور اپنی قربانیوں کے گوشت کا جس قدر حصہ ممکن ہو جلسہ سالانہ کے نظام کو پہنچائیں۔

بیرون ربوہ قربانیاں دینے والے احباب کے بارہ میں حضور نے فرمایا کہ انہیں چاہیئے کہ جہاں تک ممکن ہو اور جہاں تک حالات انہیں اجازت دیں وہ اپنی قربانیاں ربوہ میں کروائیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں دفتر جلسہ سالانہ کی طرف سے یہ انتظام کیا گیا ہے:۔

(۱) ربوہ کے احباب اپنی قربانیاں ایک نظام (جو تجویز کر دیا جائے گا، انشاء اللہ) کے ماتحت تین دن کریں گے اور قربانی کے گوشت کا جس قدر حصہ ممکن ہو ناظم گوشت جلسہ سالانہ کو پہنچائیں گے۔

(۲) بیرونی جماعتوں کے احباب کے لئے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ اگر وہ اس موقع پر قربانی کے جانور مرکز میں بھجوانا چاہیں تو وہ صیغہ جلسہ سالانہ کو مطلع کر دیں کہ وہ جانور بھجوانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس صورت میں جانور ۲۴ر دسمبر تک ربوہ میں پہنچا دیئے جائیں۔

اور اگر وہ قربانی کے جانور کی قیمت ادا کرنا چاہتے ہیں تو اس صورت میں بکرے کی قیمت مبلغ ۱۲۰ روپے تا ۱۵۰ روپے اور گائے کی قربانی میں حصہ کی صورت میں قیمت فی حصہ ۵۰ روپے تا ۷۰ روپے ہوگی۔

اس کے مطابق رقوم افسر جلسہ سالانہ کے نام بھجوا دیں انشاء اللہ ان کی طرف سے اس موقع پر قربانی کروا دی جائے گی۔

(افسر جلسہ سالانہ)

درخواستِ دُعا

(۱) مکرم محمد منظور احمد صاحب امیر علاقائی آزاد کشمیر کے دل پر سخت حملہ ہوا ہے اور وہ راولپنڈی ہسپتال میں داخل کرائے گئے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(محمد اسد اللہ قریشی (مربی سلسلہ) حال وارد ربوہ)

(۲) خاکسار کی والدہ صاحبہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ آجکل بغرض علاج البرٹ وکٹر ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ احبابِ جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

(نصیر احمد ملک ابن مکرم ملک منور احمد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴